اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان
اور رحم فرمانے والا ہے

حب ابی بکر و شکرہ واجب علی امتی

رازدار عشق و محبت

تحقیق و تخریج

خطیب جامع مسجد دربار عالیہ کھڑی شریف

بانی

Allama muhammad zubair ahmed
Zubairahmed5434892@gmail.com

+92315 54 34 892
+92 345 54 34 892

ملنے کا پتہ

کرماں والا بک شاپ
دکان نمبر ۵۔ دربار مارکیٹ لاہور
042-37249515 0323-2228786

دربار عالیہ
کھڑی شریف

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما
بفیضانِ کرم
شمس العارفین سراج السالکین قطب الاقطاب، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
حضرت پیر سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
المعروف حضرت کرماں والے ۔ آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف (اوکاڑہ)
حضرت پیر سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
مزار مبارک کرموولا انڈیا
حضرت پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
مزار مبارک کرموولا انڈیا
حضرت پیر سید غلام جیلانی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
مزار مبارک کرموولا انڈیا
حضرت پیر سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت پیر سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
بفیضانِ نظر
زینت السادات نور السادات فخر السادات فخر المشائخ پیرِ طریقت رہبرِ شریعت
حضرت پیر سید صمصام علی شاہ بخاری مدظلہ صاحب
زیب آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑہ
بفیضانِ نظر
زینت السادات نور السادات فخر السادات فخر المشائخ پیرِ طریقت رہبرِ شریعت
حضرت پیر سید بابا جی میر طیب علی شاہ بخاری صاحب مدظلہ
سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف
چاہتے ہو اگر نیک نامی آلِ زہرا رضی اللہ عنہا کی کرو غلامی
ان کے صدقے سے زاہد نیازی پر سکوں غم کے مارے ہوئے ہیں
فنافی الشیخ صوفی باصفا، پیکرِ صدق وصفا ابو الانعام اللہ
الحاج صوفی برکت علی رحمۃ اللہ علیہ
بانی کرماں والا بک شاپ
زیرِ سرپرستی
پیر حاجی انعام اللہ طیبی برکاتی نقشبندی مدظلہ العالی
خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف
زیرِ اہتمام
سمیع اللہ برکت
سلام اے شاہ محمد اسماعیل فخر عارفین
سلام اے شیر ربانی میاں کے جانشین
جملہ حقوق محفوظ ہیں
قیمت روپے
اشاعت 21-03-2019

انتساب

میں اپنی اس سعی کو قدوۃ الاولیاء مظہر جُودالہٰ حضرت سیدنا پیرا شاہ غازی قدس سرہٗ اور دانائے راز رومیٔ کشمیر حضرت میاں محمد بخش صاحبؒ اور انکے بعد جملہ اولیاء نقشبندی کی بارگاہ میں بصد ادب و نیاز پیش کرتا ہوں۔ جو میری عقیدتوں، محبتوں کا سرنامہ ہیں۔

غبارِ راہ اولیاء

محمد زبیر احمد نقشبندی

خطیب جامع مسجد دربارِ عالیہ کھڑی شریف

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وہ نفوسِ قدسیہ جو نورِ نبوت سے براہِ راست منور ہوئے۔ تاریخ انہیں ''صحابہ کرام'' اور ''اہلِ بیت اطہار'' (رضی اللہ عنہم) کے نام سے جانتی ہے۔

یہ خوش قسمت افرادِ ملت اسلامیہ کے لئے آسمانِ ہدایت کے ستارے بن کر راہِ ہدایت دکھاتے ہیں اور محبت واطاعت کے حوالے سے کشتی نوح کی طرح ہیں کہ ان کی محبت اور فرمانبرداری نیز ان کی اتباع کامیابی کا مینارۂ نور ہے۔ ان عظیم المرتبت شخصیات میں ایک وہ قابلِ قدر شخصیت ہے جو سب سے پہلے ایمان لاکر ہادیٔ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن میں ممدومعاون بنے۔ اپنا وقت' جان اور حال سب کچھ اسلام اور بانیٔ اسلام کے لئے وقف کر دیا' سفر و حضر کے ساتھی اور غار و مزار کے رفیق حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی پوری زندگی دینِ حق کی ترویج و تبلیغ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزری۔ حتیٰ کہ آپ نے وہ سارا مال آپ کے قدموں میں نچھاور کر دیا جو قبولیتِ اسلام کے وقت اس کی مِلک میں تھا۔

حضرت علامہ مفتی محمد زبیر نقشبندی صاحب مدظلہ اہل سنت کے عظیم فاضل ہیں۔ ان کی خوش قسمتی کہ انہوں نے حضرت امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ذاتِ والا صفات کی شخصیت اور خدمات پر مختصر مگر جامع رسالہ نافعہ تحریر فرمایا اور محبین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں شامل ہو کر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رحمتوں کی برسات کے مستحق ہوئے۔

اللہ تعالیٰ حضرت علامہ مولانا محمد زبیر نقشبندی زید مجدہٗ کی علم، عمل اور قلم میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سیّد المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

محمد صدیق ہزاروی

استاذ الحدیث جامعہ ہجویریہ ۲۰ رجمادی الاخریٰ ۱۴۴۰ھ/ ۲۶ رفروری ۲۰۱۹ء

مرکز معارف اولیاء دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

تقریظ

علامہ میر محمد آصف اکبر صاحب

ناظم: منہاج القرآن علماء کونسل

وایڈیٹر ماہنامہ العلماء لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوجوان سکالر علامہ محمد زبیر احمد صاحب کی عشق مصطفیٰ ﷺ سے لبریز علمی و تحقیقی تصنیف سیدنا صدیقِ اکبرؓ رازدارِ عشق و محبت کا مسودا دیکھنے کو ملا۔ علامہ صاحب کو میں دور طالب علمی سے ایک فصیح و بلیغ اور اردو و عربی ادب پر گہری دسترس رکھنے والے علماء میں شمار کرتا تھا۔ اس کے ساتھ خوش بختی کی بات یہ ہے کہ جناب درس نظامی کے بہترین مدرس بھی ہیں یہ بہت کم دیکھنے میں آیا ہے کہ کوئی اعلیٰ پائے کا مدرس بھی ہو، ادیب بھی ہو، اور خطیب بھی ہو یہ کتاب جہاں جامع اور تحقیق سے لبریز ہے وہاں ادبی چاشنی بھی اس میں پائی جاتی ہے دور جدید میں جہاں آقا ﷺ کی ناموس پر ہر سطح کے حملے ہو رہے ہیں وہاں ہر خاص و عام میں عشقِ رسول ﷺ کو عام کرنے کے لئے یہ مؤثر شستہ اور تحقیقی تحریر یقیناً فروغ عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا سبب بنے گی۔

دعا ہے کہ مصنف اسی طرح عشق و مستی، میں ڈوب کر مزید تحقیقی خدمات سرانجام دیتے رہیں۔

پیشِ گفتار

حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی شخصیت اسلام میں بہت سے حوالوں سے ممتاز منفرد نمایاں اور قابل صد افتخار ہے...... راستبازی، جان نثاری، استقامت، استقلال ایثار اور اسلوبِ حکمرانی ان کی کتابِ زیست کے درخشندہ صفحات ہیں لیکن جس چیز نے انہیں صفحہ عزت اور لوحِ شہرت پر ہمیشہ کے لئے ثبت کر دیا ہے وہ ان کا آقا کریم سے رشتۂ عشق ہے...... حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ ہمیشہ عشق رسول ﷺ کی فضاؤں میں پرواز کرتے...... ان کی تمام سرگرمیوں کا محور و دائرہ کار خوشنودی رسول ﷺ ہوتا...... سیدنا صدیق اکبرؓ نے حضور ﷺ کے عشق کی تصویر آئینہ دل میں سجائی عقیدت کے محراب میں اسے رکھا۔ حضور ﷺ کی گردِ راہ کو اپنی پلکوں میں سجایا...... ان کے عشق رسول ﷺ کی لطافت کے سامنے پھولوں کی مہک قوس وقزح کی رنگینی ہیچ نظر آتی ہے......

اسی لئے علامہ اقبال نے گلشن شعر کے عقیدت کی خوشبو میں رچے ہوئے سارے پھول اپنے مخصوص انداز میں بارگاہ صدیقی میں پیش کر دیئے۔

آں کلیم اول سینائے ما　　　آں امن الناس بر مولائے ما

حضرت ابوبکر صدیقؓ ہمارے آقا و مولا پر سب لوگوں سے بڑھ کر احسان کرنے والے ہیں اور ہمارے کوہ طور کے سب سے پہلے کلیم ہیں۔

ثانی اسلام و غار و بدر و قبر　　　ہمت او کشتِ ملت راچو ابر

انکی ہمت مردانہ نے ملت اسلامیہ کے کھیت کو بادل کی طرح سیراب کر دیا وہ اسلام میں، غار میں بدر، میں، اور قبر میں آپ کے ساتھی ہیں......

ان اشعار کے باوصف جب ہم روزنِ تاریخ سے سیدنا صدیقِ اکبرؓ کی شخصیت کو دیکھتے ہیں تو تحریک اسلامی کی ابتدا میں پیغمبر اسلام کے ساتھ جو دوسرا شخص نظر آتا ہے وہ سیدنا صدیقِ اکبرؓ ہیں...... اسلام کی تحریک کے ابتدا میں اپنوں کی بے اعتنائی، معاشی مقاطعہ، معاشرتی دباؤ، جان لیوا صبر تضحیک و استہزا پر ہجوم بستی میں اجنبیت ایسے حوصلہ شکن جان گسل اذیت ناک تکلیف دہ اور اعصاب توڑ مراحل اگر پہاڑ بھی سامنے ہوتے تو خاشاک بن کر بہہ جاتے......

لیکن کسی بھی جگہ صدیقِ اکبرؓ کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی...... وہ ہر موڑ پر حضور ﷺ کے ہم رکاب رہے ...... اور عشق و محبت کی ابد تک رہنے والی تاریخ رقم کی ...... یوں تو جہانِ رنگ و بو میں عشق و محبت کے متوالوں کا اپنا معیارِ محبت ہے...... اسی رنگ و بو میں پروانے نے شمع کو بلبل نے پھول کو...... چکور نے چاندنی اور قمری نے سرور کا انتخاب کیا لیکن عشقِ صدیقی اور محبتِ صدیقی کا معیار بہت بلند ہے...... بقول علامہ

صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول ﷺ بس

آج امت شرق تا غرب زوال و انحطاط کا شکار ہے...... شب تارِ زیست محرومِ سحر ......

میرا اعتقاد ہے امت جب بھی گرگر کر اٹھے گی مر مر کے جیئے گی تو عشقِ رسول ﷺ کے سہارے جیئے گی...... سو میں نے عشق کے تار چھیڑنے کے لئے مردِ وفا سرشت بنائے عشقِ رسول ﷺ کو عقیدت کا ارمغان پیش کرنے کے لئے سیدنا صدیقِ اکبرؓ رازدارِ عشق و محبت کتاب لکھی......

یہ کتاب ایک دریچہ ہے ...... جسمیں حضرت سیدنا صدیقِ اکبرؓ کے عشق و محبت کی جھلک دیکھی جاسکتی ہے......

میرے قارئین اس کتاب میں تحقیق کی چاشنی، خلوص کی چنگاری اور عشق و مستی جذب و شوق کے ایسے واقعات دیکھیں گے جن پر فکری مراقبہ اور وجدانی اعتکاف کرنے کو جی کرتا ہے...... میں نے اس کتاب کے ذریعے اپنے قارئین کے درِ احساس پر سلیقے سے دستک دی ہے ......

دعا ہے اللہ اس کتاب کو نفع بخش بنائے...... اگر کوئی خوبی ہے تو وہ منجانب اللہ ہے اور کجی میری طرف سے

وما اوتیتم من العلم الا قلیلاً کا مصداق ہوں......

اور

رب زدنی علما کا خواستگار......

محمد زبیر احمد

خطیب جامع مسجد دربار عالیہ کھڑی شریف

پہلا باب

مختصر سوانح و نام

سیدنا صدیقِ اکبرؓ کا نام عبداللہ بن عثمان کنیت ابوبکر اور لقب صدیق رضی اللہ عنہ ہے۔ لیکن آپ کا ابدی اور سرمدی لقب صدیقِ اکبرؓ ہے۔ امام حاکم نزال بن سبرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی المرتضیٰ سے عرض کی کہ حضرت ابوبکر کے حوالہ سے کچھ ارشاد فرمائیں۔

فقال ذاک امراء سماہ اللہ صدیقاً علی لسان جبریل و محمد علیہما السلام [1]

تو حضرت علیؓ نے فرمایا ابوبکر وہ شخصیت ہیں کہ جن کا لقب اللہ رب العزت نے حضرت جبریل اور حضرت محمد ﷺ کی زبان سے صدیق رکھا......

ولادت

سیدنا صدیقِ اکبرؓ کی ولادت باسعادت واقعہ فیل سے تقریباً دو سال چار ماہ بعد ہوئی۔

ولادت کے وقت رب کا اعلان

امام ابن عساکر حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔

لما ولد ابوبکر ن الصدیق اقبل اللہ تعالیٰ علی جنۃ عدنٍ فقال عزتی و جلالی لا ادخلک الا من یحب ھذا المولود [2]

حضرت ابوبکر صدیقؓ جب صحن ہستی میں تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے جنتِ عدن سے مخاطب ہو کر فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم اے جنت تجھ میں ان لوگوں کو داخل کروں گا جو اس بچے سے محبت رکھیں گے۔

صدیق کہنے کی وجہ

آپ کا سب سے مشہور لقب صدیق ہے حافظ عبدالبر بیان کرتے ہیں۔

---

[1] محمد بن عبداللہ بن حاکم — امام — مستدرک — ج ۳ صفحہ ۶۵

[2] مختصر تاریخ دمشق — ج ۱۳ صفحہ ۶۹

لبد اره الی تصدیق رسول فی کل ماجآء به [1]

آپ نے ہر معاملہ میں حضور ﷺ کی تصدیق کرنے میں پہل کی اس لئے آپ کا لقب صدیق رکھا گیا۔

صدیق کا لقب کیوں ملا

حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ حضور ﷺ کی امت میں سب سے سچے ہیں اور تمام صادقین کے سرخیل ہیں کتب احادیث میں آتا ہے کہ جب رب ذوالجلال نے اپنے پیارے محبوب کو اپنے حریم ناز میں بلایا قصر دنیٰ پر فائز کیا مکان اور لامکان کی سیر کرائی تو آقا کریم واپس تشریف لائے اور اپنی قوم میں اعلان کیا کہ میں رات کو انتہائی قلیل وقت میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور وہاں سے لامکان تک کی سیر کر کے آیا ہوں یہ سن کر کفار نے ایک شور بپا کر دیا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ اتنے قلیل وقت میں اتنا طویل سفر ہو چنانچہ انہوں نے شمع رسالت ﷺ کے پروانوں کو راہِ حق سے برگشتہ کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا تا آنکہ وہ سیدنا صدیق اکبرؓ کے پاس گئے اور جا کر سارا ماجرا سنایا اور کہا کہ تمہارے صاحب یہ دعویٰ کرتے ہیں۔

تو سیدنا صدیق اکبرؓ وجد میں آ گئے اور فرمایا کہ "اگر انہوں نے یہ بات کہی تو میں ابو بکر اس کی تصدیق کرتا ہوں" [2]

ابو بکرؓ تصدیق کریں گے

اور پھر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

قال رسول اللہ ﷺ لیلۃ اسریٰ بہ ان قومی لا یصدقوننی فقال لہ جبریل یصدقک ابو بکر وھو الصدیق [3]

رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا اے جبریل میری قوم (واقع معراج میں) میری تصدیق نہیں کرے گی۔ جبریل نے کہا ابو بکر آپ کی تصدیق کریں گے اور وہ صدیقِ اکبرؓ ہیں۔

---

1. الاستیعاب — ج اول صفحہ ۳۳۱
2. عبدالرزاق — امام — المصنف — ج ۵ صفحہ ۳۲۸
3. محمد بن سعد — امام — طبقات — ج ۳ صفحہ ۱۷۰

بطنِ والدہ میں لقب صدیق

سیدنا صدیقِ اکبرؓ بھی معصوم اور چھوٹے بچے ہیں کہ آپ کے والد آپکو صنم کدے میں لے گئے اور بتوں کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ تمہارا خدا ہے۔ اس کو سجدہ کرو یہ کہتے ہوئے ابو قحافہ صنم کدے سے باہر نکلے سیدنا صدیقِ اکبرؓ اپنی دانش اور خدا کی طرف سے ودیعت کردہ قوت و صلاحیت سے بایں انداز گویا ہوئے۔

انی عار فاکسنی میں ننگا ہوں مجھے کپڑا پہنا **انی جائع فاطعمنی** میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلا جب کوئی جواب نہ ملا تو صدیقِ اکبرؓ نے ہاتھوں میں پتھر لیا اور پکارا۔

ان کنت الھا فامنع نفسک۔ اگر تو خدا ہے تو اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کر میں تجھے پتھر سے تاراج کردوں گا۔ پھر پوری طاقت وقوت سے پتھر مارا بت ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا دریں اثنا ابو قحافہ بھی آ گئے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ معصوم کے چہرے پر تبسم مچل رہا ہے اور بت تاخت و تاراج ہو چکا ہے ابو قحافہ نے بت کی تحقیر و تضحیک کی وجہ سے بیٹے کو مارنا شروع کر دیا۔

مارتے مارتے وہ حضرت صدیقِ اکبرؓ کو انکی والدہ کے پاس لے آئے اور غصہ کے عالم میں کہنے لگے تمہارے اس فرزند نے مشرکینِ مکہ کے خدا کو تاراج کر دیا ہے۔

جناب صدیق اکبرؓ کی والدہ آگے بڑھیں اور صدیقِ اکبرؓ کو اپنی آغوش میں لے کر کہنے لگیں سنئے ابو قحافہ میں نے اس راز کو مخفی رکھا میرا یہ لختِ جگر میری آغوش میں آیا تو آسمان سے منادی کرنے والا مجھے مبارک باد دے رہا تھا۔

یا امة اللہ بالتحقیق ابشری بولد العتیق اسمہ فی السماء الصدیق لمحمد صاحب و رفیق [1]

اے اللہ کی بندی تجھے بشارت ہو۔ فرزندِ عتیق کی جس کا نام آسمانوں میں صدیق ہے اور وہ محمد ﷺ کا ساتھی ہے تو حضرت سیدنا صدیقِ اکبرؓ کو یہ غیر فانی دولت صدیقیت ماں کے بطن میں عطا کر دی۔۔ آفاق میں ہر طرف حضرت ابو بکر کو صدیقِ اکبرؓ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت ابو بکر ماں کے بطن سے لے کر آغوشِ قبر تک صدیق کے لقب سے ملقب رہے۔

---

[1] احمد قسطلانی علامہ ارشاد الساری ج ۲ صفحہ ۳۰۳

مقام ابوبکرؓ قرآن کی روشنی میں

سیدنا صدیقِ اکبرؓ کے عشق ووارفتگی کی توثیق اللہ رب العزت نے کی ہے۔ یوں تو تاریخ اسلام کے اوراق سیدنا صدیق اکبرؓ کے عشق سے معمور ولبریز ہیں لیکن ہم سب سے پہلے قرآن کی روشنی میں ان کے عشق کا جائزہ لیتے ہیں۔

اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا۔

الا تنصروه فقد نصره الله اذا خرجه الذين كفرو ثانى اثنين اذهمافى الغار اذيقول لصاحبه لا تخزن ان الله معنا فانزل الله سكينة عليه وايده (القرآن)

اے لوگو! اگر تم اس رسول ﷺ کی مدد نہیں کرتے تو اللہ نے خود اپنے رسول ﷺ کی مدد کردی ہے۔ جب کافروں کی شرارت کی وجہ سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا۔

دو میں سے دوسرے جب وہ دونوں غار میں تھے۔ انہوں نے اپنے صحابی سے کہا غم نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ اتارا اور اس کی مدد کی۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کی مدد واعانت کو اپنی مدد فرمایا۔ جس طرح رب ذوالجلال نے حضور ﷺ کی خرید کو اپنی خرید حضور ﷺ کی فروخت کو اپنی فروخت حضور اکرم ﷺ کے حال کو اپنا حال حضور اکرم ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت حضور ﷺ کے بلاوے کو اپنا بلاوا حضور ﷺ کی رضا کو اپنی رضا حضور ﷺ کے انعام کو اپنا انعام قرار دیا **علی هذا القیاس** سیدنا صدیقِ اکبرؓ کی مدد کو اپنی مدد قرار دیا اور آیت کریمہ کا دوسرا حصہ **ثانی اثنین اذهما فی الغار** دو میں سے دوسرے جب وہ دونوں غار میں تھے۔

جب انہوں نے اپنے صحابی سے کہا غم نہ کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اس آیت مقدسہ میں اللہ پاک نے حضرت ابوبکرؓ کو ثانی اثنین فرمایا۔ اس کی تشریح میں امت کے عظیم مفسر امام فخر الدین رازیؒ رقم طراز ہیں۔

کان ثانی محمد فی اکثر المناصب الدینیه [1]

حضرت ابوبکرؓ حضور ﷺ کے دینی مناصب میں ثانی تھے۔

آپ دعوت الی اللہ میں حضور ﷺ کے ثانی تھے۔

---

[1] فخر الدین رازی امام تفسیر کبیر

غزوات میں حضورﷺ کے ثانی تھے۔

ایام علالت میں نماز کی امامت میں حضورﷺ کے ثانی تھے۔

ایمان میں حضورﷺ کے ثانی تھے۔

نصرت فی الدین میں حضورﷺ کے ثانی تھے۔

ہجرت میں حضورﷺ کے ثانی تھے۔

روضۂ اطہر میں حضورﷺ کے ثانی تھے۔ الغرض جہاں حضور اول وہاں ابوبکر ثانی ہیں۔

مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب فرماتے ہیں۔

ثانی اثنین کے اس طرح مظہر ہیں صدیق ۔۔۔ زیست میں موت میں اور سفر میں ثانی ہی رہے

پھر مطالعہ قرآن سے جو حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ یوں تو سرکار عالم پناہ کے ہزاروں صحابہ تھے لیکن کسی کے لئے قرآن میں صاحب کا اطلاق نہیں۔ یہ ابوبکرؓ کا طغرائے امتیاز اور شرف لازوال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو صاحب کہہ کر پکارا۔

دوسرا باب

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا مقام

رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقام رسالت پناہ ﷺ کی نظر میں

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عشق رسول ﷺ کے مجسم پیکر تھے۔ جذبہ صادق یقین کامل غیر متزلزل ایمان راسخ ارادہ عزم محکم وارفتگی شیفتگی گداختگی انکی کتاب زیست کے درخشندہ نقوش تھے وہ ساری زندگی عشق رسول ﷺ کی سوغات بانٹتے رہے ان کے عشق کی لطافت کے سامنے پھول کی مہک قوس وقزح کی معصومیت شبنم کی طہارت ہیچ نظر آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آقا کریم ﷺ اس عاشق کے جذبہ محبت اور ذوق وشوق کو کثرت سے بیان کرتے کتب احادیث کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی شان میں 181 سے زائد احادیث مروی ہیں آیئے ان میں سے چندایک احادیث کا مطالعہ کر کے حضرت صدیق اکبرؓ کی خوشبوئے عظمت سے مشکبار ہوں۔

مال کا نفع

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ مانفعنی مال احد قط مانفعی مال ابی بكر[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا نفع ابوبکرؓ کے مال نے دیا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق کا انداز عشق

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال مانفعنی مال قط ما نفعنی مال ابی بكر قال فبكىٰ ابو بكر وقال هل انا ومالی الالك يا رسول الله[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا ابوبکرؓ کے مال نے، حضرت ابوبکر رو پڑے اور عرض کی کیا میں اور میرا مال صرف آپکے لئے نہیں ہے؟

---

[1] ابوعیسیٰ ترمذی امام ترمذی الجامع ج۲صفحہ۵۸۳

[2] محمد بن یزید ابن ماجہ امام ابن ماجہ ج۱صفحہ۳۶

حضرت ابوبکر کے احسان کا بدلہ

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ مالا حد عندنا يد وقد كافيناه ماخلا ابا بكر فان له عندنا يد يكا فئه الله به يوم القيامه [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کسی کا بھی کوئی ہمارے اوپر ایسا احسان نہیں جس کا بدلہ ہم نے دے نہ دیا ہو سوائے ابوبکرؓ کے بے شک ان کے ہمارے اوپر ایسے احسان ہیں جن کا بدلہ اللہ رب العزت روز قیامت انھیں عطا کرے گا۔

ابوبکر کے ایمان کا وزن

قال رسول الله ﷺ لو وزن ایمان ابی بکر باایمان اهل الارض لرجع عليهم [2]

اگر روئے زمین کے تمام لوگوں (انبیاء کے بعد) کے ایمان کا ابوبکرؓ کے ایمان کے ساتھ وزن کیا جائے تو ابوبکرؓ کے ایمان کا پلڑا بھاری ہوگا۔

حضرت ابوبکرؓ کا دل

قال مامنكم رسول الله ﷺ من احدالاوقد كذبنی غير ابی بكر و مامنعكم من احد يصبح الا علی بابه ظلمةً الا باب ابی بكر [3]

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ابوبکرؓ کے علاوہ ہر شخص نے میری تکذیب کی تم میں سے ہر شخص جب صبح کو اٹھتا ہے تو اس کے دل کے دروازے پر ظلمت و تاریکی ہوتی ہے۔ مگر ابوبکرؓ کے دل کے دروازے پر تاریکی نہیں ہوتی۔

حضرت ابوبکرؓ کا ثواب

قال رسول الله ﷺ يا ابا بكر ان الله اعطانی ثواب من امن بی منذ خلق آدم الیٰ بعثنی و ان الله اعطاک ابا بكر ثواب من آمن بی منذ بعثنی الیٰ

۱	ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری	امام	بخاری الصحیح	ج ا صفحہ ۵۱۸
۲	مجدد الف ثانی	شیخ	مکتوبات دفتر اول	حصہ چہارم صفحہ ۷۸
۳	محب طبری	علامہ	ریاض النضرہ	ج ا صفحہ ۱۲۴

ان تقوم الساعة [1]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے دوست ابو بکر حضرت آدم سے لے کر میری بعثت تک جو کوئی بھی مجھ پر ایمان لایا ہر ایک کا ثواب اللہ تعالیٰ مجھے پہنچائے گا اور اے ابو بکرؓ میری بعثت سے تا قیامت تمام ایمان والوں کا ثواب تجھے ملے گا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی صدر ابراھیم فلینظر الی صدر ابی بکر [2]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حضرت ابراہیم کے سینہ کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ابو بکرؓ کے سینہ کو دیکھ لے۔

حضرت ابو بکرؓ یار غار

عن ابن عمر قال لا بی بکر انت صاحبی علی الحوض و صاحبی فی الغار [3]

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا کہ تو میرا حوض پر اور غار میں ساتھی ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کی محبت

عن سھل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب ابی بکر و شکرہ واجب علی امتی [4]

حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ آقا کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ابو بکر کی محبت اور شکر میری امت پر واجب ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماطلعت شمس ولا غربت من بعدی علی رجل

---

[1] خطیب بغدادی	محدث	تاریخ بغداد	ج ۴ صفحہ ۲۵۶
[2] محب طبری	امام	ریاض النضرہ	ج ۱ صفحہ ۴۷
[3] ابو عیسیٰ ترمذی	امام	ترمذی	ج ۲ صفحہ ۵۸۳
[4] خطیب بغدادی	محدث	تاریخ بغداد	ج ۵ صفحہ ۴۵۱

افضل من ابی بکر الصدیق [1]

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا سورج کسی ایسے شخص پر طلوع یا غروب نہیں ہوا میرے بعد جو ابو بکرؓ سے افضل ہو۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ رفیق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل نبی رفیق ورفیقی فی الجنۃ ابوبکر [2]

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نبی کا ایک رفیق ہے اور میرا رفیق جنت میں ابو بکرؓ ہے۔

صاحب مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کنت مُتخذا من امتی خلیلاً لا تخذت ابا بکر ولکن اخیی و صاحبی [3]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکرؓ کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور صاحب ہیں۔

حضرت ابو بکرؓ کی امامت

لاینبغی لقوم فیھم ابوبکر ان یومھم غیرہ [4]

جس قوم میں ابو بکر ہوں اس میں حضرت ابو بکر کے سوا اور کوئی شخص امامت کے لائق نہیں ہے۔

خلق الٰہی کا پرتو

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ثلاث مائۃ و ستین خلقا من لقیہ بخلق منھا مع التوحید دخل الجنۃ قال ابو بکر ھل فی منھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کلھا فیک یا ابا بکر [5]

---

[1] محب طبری — علامہ — ریاض النضرہ — ج ۲ صفحہ ۷۳

[2] محب طبری — علامہ — ریاض النضرہ — ج ۲ صفحہ ۷۳

[3] مسلم بن حجاج قشیری — امام — مسلم الصحیح — ج ۲ کتاب فضائل الصحابہ

[4] ابو عیسیٰ ترمذی — امام — ترمذی — ج ۲ صفحہ ۱۰۷

[5] اسماعیل حقی — علامہ — روح البیان — ج ۱۰ صفحہ ۱۰۷

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے خلق کی 360 صورتیں ہیں جو شخص رب سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس میں توحید کے ساتھ کوئی ایک صفت پائی جائے وہ جنت میں داخل ہوگا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اسمیں سے کوئی میرے اندر بھی پائی جاتی ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمام کی تمام تمہارے اندر پائی جاتی ہیں۔

سایہ مصطفیٰ ﷺ

ہمارے دور کے عظیم محقق بیسیوں کتابوں کے مصنف شیخ الحدیث

حضرت مفتی محمد خان قادری صاحب رقم طراز ہیں کہ جس طرح حضور علیہ السلام مخلوق پر اللہ تعالیٰ کا سایہ رحمت ہیں اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق اُمت مسلمہ پر حضور ﷺ کا سایہ ہیں۔ [1]

جمیع خصائل کا پیکر

ابوبکر جمیع خصائل وحسنات کے جامع اور مزاج شناس رسالت مآب ﷺ تھے۔ ذیل میں حدیث کا مطالعہ کریں اور اس عظیم شخصیت کے افکار کو دل کے کینوس پر مرتسم کریں۔

عن ابی هریره رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من اصبح منكم اليوم صائماً؟ قال ابو بكر انا قال فمن تبع منكم اليوم الجنازة ؟ قال ابو بكر انا قال فمن اطعم منكم اليوم مسكيناً؟ قال ابو بكر اناقال فمن عاد منكم اليوم مريضاً؟ قال ابو بكر انا [2]

فقال رسول الله ﷺ ماجتمعن فی امرءِ الا دخل الجنة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آج کے دن تم میں سے کوئی روزہ دار ہے؟ ابوبکر صدیقؓ نے عرض کی میں پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آج تم میں سے کسی نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابوبکر صدیقؓ نے عرض کی کہ میں نے آپ

۱	مفتی محمد قادری	علامہ	شرح سلام رضا	صفحہ ۵۱۳
۲	ولی الدین تبریزی	شیخ	مشکوٰۃ المصابیح	صفحہ ۱۶۷

ﷺ نے پھر فرمایا کہ آج کے دن تم میں سے کسی نے بیمار کی عیادت کی؟ ابوبکر صدیق ؓ نے عرض کی میں نے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس میں یہ باتیں جمع ہو جائیں وہ ضرور جنت میں جائے گا۔

رب کی حفاظت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ تقدس پناہ اور عظمت مآب شخصیت ہیں کہ رب ذوالجلال کو پسند ہی نہیں کہ اس کے محبوب کا سچا دیوانہ صفحہ زمین پر کوئی غلطی کرے چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

عن معاذ بن جبلؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ عزوجل فی السماءِ لیکرہ ان یخطاء ابو بکر فی الارض [1]

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر پسند نہیں کرتا کہ ابوبکر سے زمین پر کوئی خطا سرزد ہو۔

قیامت کے دن سرکار کے ہاتھ میں ہاتھ

حضرت ابوبکرؓ کے مقام و مرتبہ کا کیا کہنا کہ روز قیامت وہ جب قبر سے اٹھیں گے تو ان کا ہاتھ سرکار دوعالم ﷺ کے ہاتھ میں ہوگا۔

عن ابی عمر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ خرج ذات یوم و دخل المسجد ابو بکر و عمر احدھما عن یمینہ والاخرعن شمالہٖ وھواخذ بایدیھما وقال ھکذا نبعث یوم القیامۃ [2]

ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر ایک دائیں جانب اور دوسرے بائیں جانب اور حضور ﷺ نے ان دونوں کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا پھر آپ نے فرمایا ہم قیامت کے دن بھی اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔

---

[1] محب طبری	علامہ	ریاض النضرہ	ج ۲ صفحہ ۷۳
[2] ابوعیسیٰ ترمذی	امام	ترمذی الجامع	ج ۲ صفحہ ۵۸۴

دنیا میں جنت کی بشارت

عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال كنا عندا لنبی ﷺ فقال النبی ﷺ يطلع عليكم رجل من اهل الجنة فاطلع ابو بكر فسلم ثم جلس [1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور ﷺ کی بارگاہ میں تھے آپ نے فرمایا کہ اہل جنت میں سے تم پر ایک شخص نمودار ہوگا دریں اثناء ابوبکر نمودار ہوئے آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔

حسنات ابوبکر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ چاندنی رات میں حضور ﷺ کا سر میری گود میں تھا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ

هل يكون لاحد من الحسنات عدد نجوم السماء قال نعم عمر قلت فاين حسنات ابی بكر؟ قال انما جميع حسنات عمر كحسنةٍ واحدةٍ من حسنات ابی بكر [2]

کیا کسی ایک کی نیکیاں آسمانوں کے تاروں کے برابر ہوسکتی ہیں حضور نے فرمایا ہاں کہ عمر کی میں نے عرض کی ابوبکر (میرے بابا) کی نیکیاں کہاں ہیں تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک عمر کی تمام نیکیاں ابوبکر کی ایک نیکی کی طرح ہیں۔

جنت کے تمام دروازوں سے بلاوا

سیدنا صدیق وہ جامع الصفات اور ہمہ اثر اور اقبال مند شخصیت ہیں جن کو جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اللہ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے گا تو اسے جنت کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے یہ خیر ہے پس جو نمازیوں میں سے ہو گا اس کو نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جہاد کرنے والوں کو باب الجہاد سے بلایا جائے گا۔ صدقہ کرنے والوں کو باب الصدقہ سے بلایا جائے گا روزہ داروں کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔

---

[1] عبداللہ بن محمد حاکم — امام — مستدرک — ج ۳ صفحہ ۷۶

[2] ولی الدین تبریزی — شیخ — مشکوٰۃ — صفحہ ۵۶۰

فقال ابوبکر ماعلی ھذا الذی یدعی من تلک الابواب من ضرورة وقال ھل یدعیٰ منھا کلھا احد یا رسول اللہ ﷺ قال نعم و ارجوان تکون منھم یا ابا بکر[1]

پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی جوان سارے دروازوں سے بلایا جائے گا اس کو پھر کا ہے کا خدشہ پھر حضور ﷺ کی جناب میں عرض کرتے ہیں کہ کوئی ایسا بھی ہے جو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہو۔

---

[1] ابوعیسیٰ ترمذی — امام — الجامع — ج۲ صفحہ ۵۸۴

تیسرا باب

صدیق اکبرؓ

بحیثیت

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عشقِ رسول ﷺ حیات ملت کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے اور اسی عشق نے سیدنا صدیقِ اکبرؓ کو ملت بیضا کا فرد یکتا بنا دیا ان کا انداز عشق کیسا تھا آئیں حدیث کی روشنی میں اس کا مطالعہ کر کہ آقا کریم ﷺ کے عشق کا سرمہ اپنی آنکھوں میں ڈالیں۔

حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کا شوق دیدار

مکہ مکرمہ میں پیغام حق کے ابلاغ کے لئے پہلا با قاعدہ مرکز دار ارقم تھا۔ اسی مقام پر حضور ﷺ اپنے ماننے والوں کے سامنے پیغام حق آشکارا کرتے دعوت اسلام تقریباً انتالیس سلیم العقل سعید الفطرت اور سدید النظر لوگ قبول کر چکے تھے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ بھی ان فیروز بخت لوگوں میں سے ایک تھے۔ وہ حضور کے سامنے عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ میری دلی خواہش ہے کہ کفار کے سامنے اعلانیہ حق کی تبلیغ کروں۔ آقا علیہ السلام نے پیہم منع کیا...... لیکن یہ دیوانہ و پروانۂ شمع رسالت اصرار کرتا ہے کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ اجازت فرمائیں تو آقا کریم ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ **وقام ابو بکر فی الناس خطیباً و رسول الله جالس فکان اول خطیب دعا لی الله ورسوله**

سیدنا صدیق اکبرؓ نے لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر خطبہ دینا شروع کیا جب کہ رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔ پس آپ پہلے داعی تھے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف لوگوں کو بلایا آپ کا اعلانیہ تبلیغ کرنا تھا۔ کہ کتب تاریخ و احادیث میں آتا ہے کہ کفار نے آپ پر حملہ کر دیا۔ آپ کو اتنا مارا کہ آپ خون میں لت پت ہو گئے۔ حتیٰ کہ

دنا منه الفاسق عتبه بن ربیعه فجعل یضربه بنعلین

عتبہ بن رابعیہ فاسق شخص آپ کے قریب ہوا اور اپنے جوتے آپ کے چہرے پر مارنے لگا وہ چہرہ جو پھول کی پتی سے زیادہ نازک اور کنول کے پھول سے زیادہ شفاف تھا۔ کفار کے ظلم و ستم کی وجہ سے پہچانا نہیں جاتا تھا۔ چنانچہ آپ کے قبیلہ کے لوگ دوڑتے ہوئے آئے اور مشرکین کو حضرت ابو بکر سے دور کیا وہ آپ کو کپڑے میں ڈال کر گھر لے گئے انھیں آپ کے زندہ رہنے کی توقع نہ تھی۔ **فد خلوا المسجد وقالوا والله لئن مات ابو بکر لنقتلن عتبه بن ربیعه**

وہ اللہ کے گھر میں داخل ہو کر کہتے ہیں کہ اگر ابو بکر زندہ نہ رہے تو ان کے بدلے عتبہ بن رابعیہ کو ضرور قتل کریں گے۔ خاندان کے لوگ آپ کے پاس واپس آ گئے آپ کے والد اور بنو تیم مسلسل آپ سے گفتگو کی کوشش کرتے رہے۔ بالآخر دن کے آخری حصہ میں آپ نے کلام کیا تو ہوش میں آنے کے بعد جو لفظ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی زبان کا عنوان بنا وہ یہ تھا......

مافعل برسول اللہ ﷺ

میرے حبیب کس حال میں ہیں یہ جواب سن کر آپ کا خاندان ناراض ہو کر چلا گیا۔
آپ کے والدین بھی ابھی دولت ایمان سے بہرہ یاب نہیں ہوئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے شدید غصہ میں اپنے بیٹے کی ملامت کی اور کہا کہ جس کی وجہ سے تم اس حال کو پہنچے ہو پھر اسی کا ذکر کرتے ہو۔ انہوں نے آپ کو یاد محبوب سے دوسری طرف لے جانے کی بسیار کوشش کی کبھی کھانے کو کہتے کبھی تکلیف کے بارے سوال کرتے لیکن آپ نے واشگاف اعلان کیا کہ خدا کی قسم

لا اذوق طعاماً ولا اشرب شراباً اواتی رسول اللہ ﷺ [1]

میں اس تک وقت نہ کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا۔ جب تک میں چہرہ رسول ﷺ کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لوں۔ حضور ﷺ کے اس عاشق کو محبت رسول ﷺ سے سرشار اس غلام کو سہارا دے کر دار ارقم پر لایا گیا جب حضور ﷺ نے اپنے اس عاشق کو دیکھا تو آگے بڑھ کر اور لپک کر عاشق صادق کے وبوسے لئے اور پھر کیا تھا۔

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو جب یاد آ گئے سب غم بھلا دیئے ہیں

سارے غم کافور...... غموں کے بادل چھٹ گئے...... تکلیف کی گھنگور گھٹائیں اور فرقت وجدائی کے لمحات چہرہ رسالت ﷺ کی ضیاء پاشیوں سے سحر آشنا ہوئے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ میری والدہ ہیں ان کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ یہ دولت ایمان سے بہرہ اندوز ہوں۔ تو حضور ﷺ نے ان کے لئے دعا کی اللہ نے ان کو بھی دولت ایمان سے بہرہ یاب کیا۔

سیّدنا صدیق اکبرؓ کا شاہراہ ہجرت پر مظاہرہ عشق

اسلام کی تاریخ ایثار و قربانی سے لبریز ہے قدم قدم پر راہِ حق کے مسافروں کو قربانی دینا پڑتی ہے۔ سفر ہجرت بھی ایک بہت بڑا امتحان تھا۔ حضرت علی تلواروں کی چھاؤں میں سبز چادر اوڑھ کر بستر رسالت ﷺ پر سو گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر صدیق کو لے کر جب گھر کے عقبی دروازے سے نکلے تو ہر طرف خطرات منڈلا رہے تھے گھر سے نکل کر غار ثور تک پہنچنے میں یار باوفا پر ایک عجیب کیفیت طاری رہی والیء دو جہاں ﷺ کی حفاظت انہیں دنیا کی ہر چیز سے عزیز تھی۔ وہ پیکر عشق دیوانہ وار کبھی حضور سے آگے نکل جاتے اور کبھی وارفتگی کے عالم میں

---

[1] محبّ طبری علامہ ریاض النضرہ ج ۱ صفحہ ۳۹۸

حضورﷺ سے پیچھے رہ جاتے حضورﷺ نے اپنے جان نثار کا یہ اضطراب دیکھا تو فرمایا کہ ابوبکر کیا ماجرا ہے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ عرض کرنے لگے۔

یا رسول الله ﷺ اذکر الطالب فامشی خلفک ثم اذکر الرصد فامشی بین یدیک

یارسول اللہﷺ جب مجھے پیچھے سے حملے کا خیال آتا ہے تو آپ کے پیچھے آجاتا ہوں اور جب آگے سے کسی کا خطرہ محسوس کرتا ہوں تو آگے آجاتا ہوں اس محبت بھرے جواب کو سن کر حضورﷺ نے ارشاد فرمایا اے میرے غلام کیا تجھے پسند ہے کہ کوئی ناگوار چیز میری بجائے تمہیں نقصان دے عشق وجد میں آگیا اور عرض کی جی ہاں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا جو کوئی بھی مصیبت آئے میں چاہتا ہوں آپ کی بجائے مجھ پر آئے۔

غار ثور تجلیات کا مرکز

جب محبوب اور محبؓ چلتے چلتے غار ثور کی دہلیز پر پہنچے تو غلام اپنے آقا کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے۔ **ھانک یا رسول الله ﷺ حی استبری لک الغار** یارسول اللہﷺ ٹھہرئیے میں غار کو اچھی طرح صاف کرلوں علامہ محمود آلوسی سفر ہجرت کے ضمن میں غار ثور کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جب محبؓ اور محبوب غار ثور کے دروازے پر پہنچے۔

تو غلام نے بصد ادب عرض کی **والذی بعثک بالحق لا تدخل حتی ادخله فان کان فیه شیٔ نزل بی قبلک** [1]

اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے آپ غار میں ہرگز داخل نہ ہوں جب تک میں اس میں داخل ہو کر پورا جائزہ نہ لے لوں تا کہ اگر کوئی مضر شے ہو تو آپ سے پہلے مجھ پر وارد ہو۔

امام رازی کا ارشاد

فلما وصلا الی الغار دخل ابو بکر اولاً فقال له النبی مالک [2]

پس جب دونوں غار تک پہنچے تو پہلے ابوبکر داخل ہوئے تا کہ غار کا اچھی طرح جائزہ لیں کہ اس میں کوئی موذی چیز تو نہیں تو اس پر حضورﷺ نے انہیں مخاطب ہو کر فرمایا تمہیں کیا پریشانی لاحق ہے۔ اب حضورﷺ غار کے باہر کھڑے ہیں حضرت ابوبکر صدیق غار میں داخل

---

1. سید محمود آلوسی — علامہ — روح المعانی
2. فخر الدین رازی — امام — تفسیر کبیر

ہوئے غار کو اچھی طرح صاف کیا پتھر وغیرہ نکالے غار کی صفائی کرنے کے بعد آقا کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اندر جلوہ گر ہوں۔ والیِ کون و مکان اندر تشریف لے گئے۔ غار ثور تجلیات کا مرکز و معدن بن گیا۔ اپنی تنگ دامانی کے باوجود کائنات کے عظیم انسان ﷺ اور مرد وفا سرشت رفیق مکرم رضی اللہ عنہ کو اپنے حصار میں لے لیا۔ غار ثور میں چشم فلک نے ایثار و قربانی ضبط وفغاں کا عجیب منظر اپنی آنکھوں میں محفوظ کر لیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے تمام سوراخ اپنے تن کے کپڑے پھاڑ کر بند کر دیئے لیکن کوشش بسیار کے باوجود ایک سوراخ باقی رہ گیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اس سوارخ پر اپنی ایڑی رکھ دی۔ سوراخ کے اندر سانپ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ڈس لیا۔ غلام کی آنکھوں میں شدت کرب سے آنسو ہیں۔ لیکن ادب و احترام رسالت ﷺ کا یہ عالم اور عشق و گداختگی کی یہ کیفیت کہ آنسو بھی پلکوں کی دہلیز عبور کرنے کی جرأت نہ کرتے۔ شمع رسالت کا یہ پروانہ اندر ہی اندر پگھل رہا ہے۔ زبان پر حرفِ شکایت ہے نہ حرفِ فغاں آقا کریم ﷺ کا سر گود میں ہے اُف تک نہ کی مبادا کہ حضور ﷺ کے آرام میں خلل واقع ہو...... درد کی شدت کو برداشت کیا لیکن آقا کریم کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا یہاں تک کہ علامہ آلوسی بیان کرتے ہیں۔

وجلعت دموعه تنحدر و هو لا يرفع قدمه حبا لرسول الله ﷺ [1]

حضرت ابوبکرؓ کے آنسو بے ساختہ بہنے لگے لیکن آپ نے اپنے لاثانی عشق کی بنا پر قدم کو بھی جنبش نہ دی۔

درد کی شدت کو برداشت کیا لیکن آقا کریم علیہ السلام کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا دریں اثنا ایک آنسو رخسار محمد ﷺ پر گرا حضور ﷺ بیدار ہوئے تو پوچھا حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ

کرهت ان اوقظک [2]

مجھ آپ کو جگانا پسند نہ تھا۔

حضور کے لعاب کی شان

آقا علیہ السلام نے سانپ کے ڈسے پر اپنا مبارک لعاب لگایا۔ اسی وقت زہر کا اثر دور ہو گیا سیدنا صدیق اکبرؓ کے اس جذبہ عشق و محبت و خلوص وارفتگی کو یہ پذیرائی ملی کہ آقا کریم نے دعا

---

1. سید محمود آلوسی — علامہ — روح المعانی
2. علی بن برہان الدین — امام — السیرۃ الحلبیہ — صفحہ ۳۵۲

فرمائی ۔ الهم اجعل ابا بكر معی فی درجتی فی الجنة [۱]

اے اللہ جنت میں بھی ابوبکر کو میرے ساتھ اسی درجے میں رکھنا۔

وہ منظر کیا سہانا ہوگا جب آقا کا سر انور ابوبکرؓ کی گود میں ہوگا اور وہ نظارہ دید میں غرق آنکھیں طواف چہرہ میں مگن ہر سانس کی فصیل پر چراغ عشق فروزاں۔۔ ایک ایک بوند عالم وجد میں آنسوؤں کے موتی آنکھوں سے گر رہے ہیں لیکن دل عشق کی حلاوت سے لذت آشنا ہے۔ اور بقول حضرت علامہ۔

عشق کی لذت مگر خطروں کی جانکاہی میں ہے

اسی لئے حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے لتلک الليلة خير من آل عمر [۲]

ابوبکر کی وہ رات عمر کی تمام آل سے بہتر ہے۔

جمال رسول ﷺ کا آئینہ

غار ثور میں تین دن اور تین راتیں حضرت ابوبکرؓ کی آنکھیں چہرہ رسول ﷺ کے طواف میں لگی رہیں اور انوار و تجلیات رسول بلا شرکت غیرے ابوبکرؓ پر منعکس ہوتے رہے۔ ابوبکرؓ سراپا رسول ﷺ کے مظہر بن گئے تا آنکہ حضور علیہ السلام جب اپنے غلام کے ساتھ مدینہ میں پہنچے تو دیکھنے والے دھوکا کھا گئے کہ غلام کون ہے اور آقا کون محبّ کون ہے اور محبوب کون خادم کون ہے۔ اور مخدوم کون کیونکہ صحبت رسولؐ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو وہ فیض ملا کہ قامت ابوبکر کی تھی۔

مگر رفتار رسول اللہ ﷺ کی زبان ابوبکر کی تھی لیکن گفتار رسول اللہ ﷺ کی چہرہ اگرچہ ابو بکر کا تھا لیکن جلوہ رسول اللہ ﷺ کا تھا اس کیفیت کو سیدنا صدیق اکبرؓ نے محسوس کیا۔ بخاری میں ہے۔ فاقبل ابو بكر حتىٰ ظل عليه بردائه فعرف الناس رسول الله ﷺ [۳]

تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ پر چادر کو سائبان بنایا تب لوگوں نے رسول اکرم ﷺ کو پہچانا۔

صدیقؓ کے لئے ہے خدا کا رسول ﷺ بس

سن ۹ ہجری میں افواہ پھیلی کہ قیصر روم عرب پر حملہ آور ہوا چاہتا ہے۔ چونکہ مسلسل

---

۱ سبل الھدیٰ ج ۳

۲ ابن کثیر امام السیرۃ النبویہ ج ۲

۳ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری امام بخاری الصحیح ج ۱ صفحہ ۵۵۵

جنگوں کے باعث یہ نہایت عسرت اور تنگ حالی کا دور تھا یہی وجہ ہے کہ اسلامی تاریخ میں اس کو جیش العسرہ کا نام دیا گیا۔

اس لئے حضورﷺ نے جنگی تیاری کے لئے صحابہ کو انفاق فی سبیل اللہ کا درس دیا اس موقع پر اسلام کی نوزائیدہ ریاست افراد وسائل کے اعتبار سے سخت تنگدستی کا شکار تھی اور یہ بات عجیب ہے کہ اسلامی تاریخ جب کبھی مالی بحران کا شکار ہوئی۔ اس موقع پر اخلاص و ایثار و فا و سخا کے بے مثال واقعات سامنے آئے۔ حضور نبی کریمﷺ نے چندے کی اپیل کی تمام صحابہ نے اپنی بساط کے مطابق اس میں حصہ لیا۔ حضرت عثمانؓ دولت مند تھے۔ اس لئے بہت کچھ دیا سیّدنا فاروق اعظمؓ آدھا مال لے کر کاشانہ رسالت پر حاضر ہوئے اور دل میں مسرور ہیں کہ آج ابوبکرؓ سے سبقت لے جاؤں گا۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے۔

زید بن اسلمؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے فاروق اعظم کو فرماتے ہوئے سنا امرنا رسول الله ﷺ ان نتصدق فوافق ذالک عندی مالاً فقلت الیوم اسبق ابا بکر ان سبقته یوماً قال فجئت بنصف مالٍ فقال رسول الله ﷺ ماابقیت لا هلک فقلت مثله واتیٰ ابو بکر بکل ماعنده فقال یا ابا بکر ما ابقیت لا هلک فقال ابقیت لهم الله ورسوله فقلت لا اسبقه الی شيءِ ابدًا [1]

ہمیں حضور نبی کریمﷺ نے صدقہ دینے کا حکم ارشاد فرمایا اس حکم کی تعمیل کے لئے میرے پاس مال تھا۔ میں نے (اپنے آپ سے) کہا کہ اگر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے سبقت لے سکتا ہوں تو آج لے جاؤں گا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں اپنا نصف مال لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور نبی کریمﷺ نے فرمایا گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو۔ میں نے عرض کی کہ اتنا ہی مال چھوڑ آیا ہوں اتنے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنے سارے مال کے ساتھ تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا کہ اے ابوبکر گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو۔ انہوں نے عرض کی کہ میں ان کے لئے اللہ اور اس کا رسولﷺ چھوڑ آیا ہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دل ہی میں کہا کہ میں ان سے کسی چیز میں آگے نہ بڑھ سکوں گا۔

---

[1] ابوعیسیٰ ترمذی — امام — ترمذی — ج ۲ صفحہ ۵۸۴
ولی الدین تبریزی — شیخ — مشکوۃ — صفحہ ۵۵۵

تشریح

کاروانِ صحابہ میں بعض اپنا آدھا مال لے کر آئے بعض ایک تہائی لیکن حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اس موقع پر ایثار و وفا کی ابد تک یاد رہنے والی اور صفحہ تاریخ پر ہمیشہ کے لئے رقم ہونے والی مثال قائم کی۔ جب گھر کا پورے کا پورا سامان سمیٹ کر بارگاہ رسالت ﷺ میں پیش کر دیا حتیٰ کہ دیواروں پر ہاتھ پھیر کر ٹٹولتے رہے کہ کہیں کوئی سوئی دیوار میں اٹکی تو نہیں رہ گئی مبادا وہ گھر میں نہ پڑی رہے۔ سب سے بڑھ کر تن کے کپڑے اتار کر وہ بھی سامان میں رکھ لئے اور خود ایک بوسیدہ لباس پہن کر کانٹوں کے بٹن بنا کر حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں گئے۔

تو بقول شاعر!

قطرہ خون جگر سے کی تواضع عشق کی

سامنے مہمان کے جو تھا میسر رکھ دیا

عین اسی لمحے حضرت جبریل علیہ السلام خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اس حال میں کہ صورت بشر ہے لیکن لباس ٹاٹ کا حضور علیہ السلام نے تحیر آمیز لہجے میں پوچھا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی مجھ پر کیا موقوف آج افلاک کے تمام فرشتوں نے وہی لباس زیب تن کر رکھا ہے۔ جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پہنا ہے۔

قال جبریل فان الله یقرا علیک السلام ویقول قل له اراضٍ انت عنی فی فقرک هذا ام ساخط فقال رسول الله ﷺ یا ابا بکر ان الله یقرا علیک السلام ویقول لک اراضٍ انت عنی فی فقرک هذا ام ساخط ؟ فقال ابو بکر اسخط علیٰ ربی انا عن ربی راضٍ انا عن ربی راضٍ انا عن ربی راضٍ۔

حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ رب العزت آپ کو سلام کہتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ ابو بکر سے کہیں کیا تو اپنے اس فقر میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض اس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو بکر اللہ رب العزت نے تم پر سلام بھیجا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ تو اپنے اس فقر پر مجھ سے راضی ہے یا ناراض ہے۔ ابو بکر نے عرض کی میں اپنے رب سے ہر حال میں راضی ہوں میں اپنے رب سے راضی ہوں میں اپنے رب سے راضی ہوں۔

اللہ پاک کو جذبہ ایثار و انداز صدیقی اتنا پسند آیا کہ جبریل کے ذریعے حضرت ابو بکر

۱؎ ابن کثیر امام تفسیر کبیر ج ۴ صفحہ ۳۰۸

صدیقؓ کو سلام بھیجا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے جذبہ صادق، ایمان کامل، ارادہ راسخ اور ان کے وفا وسخا کا کیا کہنا دور حاضر کے عظیم محقق ومفسر علامہ غلام رسول سعیدی اس حدیث کی شرح کیا خوبصورت انداز سے کرتے ہیں۔ علامہ لکھتے ہیں۔

شریعت کا قانون ہے کہ اپنے اور اہل کا حصہ رکھ کر صدقہ کیا جائے یہ صحیح نہیں کہ اپنا سارا مال صدقہ کر کہ انسان خود صدقہ کا مستحق بن جائے۔ اس لئے صدقہ میں سارا مال دینا جائز نہیں لیکن محبت کے قانون میں محبوب کے مطالبے کے بعد مال کو پاس رکھنا صحیح نہیں ہے اس لئے کاروان عشق کے سالار اعظم نے اپنی کل متاع کو لاکر حضورﷺ کے قدموں میں ڈھیر کر دیا [1]

اس حدیث اور صحابہ کے انداز وارفتگی اور ایثار کو حضرت علامہ نے اپنے انداز میں پیش کیا کہ حضرت فاروق اعظم کے مال نے کاشانہ نبوت سے شرف باریابی پایا تو حضور علیہ السلام نے پوچھا کہ اتنا تم خرچ کر رہے ہو گھر والوں کے لئے بھی بچا کر رکھنا تھا۔

تو حضرت عمر فاروق نے عرض کی۔ فیلسوف اسلام علامہ اقبال نے شعر کے پیرہن میں اسے بیان کیا.....

کی عرض نصف مال ہے فرزندوں کا حق
باقی جو ہے ملت بیضا پہ ہے نثار

اتنے میں بنائے عشقِ مصطفیٰ ﷺ مرد وفا سرشت سیدنا صدیق اکبرؓ گھر کا سارا اثاثہ اور کل متاع زیست اٹھا کر آقا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

اتنے میں وہ رفیق نبوت آ گیا
جس سے بنائے عشق ومحبت ہے استوار
لے آیا اپنے ساتھ مرد وفا سرشت
ہر چیز جس سے چشم جہاں میں ہو اعتبار

حضرت فیلسوف اسلام نے محبوب اور محب کے درمیان مکالماتی سلسلہ گفتگو کے حوالے سے لکھا۔

بولے حضور چاہیے فکر عیال بھی
کہنے لگا وہ عشق ومحبت کا راز دار

---

[1] غلام رسول سعیدی علامہ مقالات سعیدی

اے تجھ سے دیدہ ماہ و انجم فروغ گیر
اے تیری ذات باعث تکوین روزگار
پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس[1]

صدیقِ اکبر تجسیمِ عشقِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا صدیق اکبرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کے سانچے میں ڈھلی ہوئی وہ عظمت مآب شخصیت ہیں کہ جو ہر حال میں حضور کے دیدار فرحت آثار سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے، چنانچہ بخاری و مسلم میں ہے۔

عن انس ابن مالک الانصاری ان ابا بکر کان یصلی لهم فی وجع النبی الذی توفی فیه حتیٰ اذا کان یوم الاثنین ؟وهم صفوف فی الصلوٰة فکشف النبی ستر الحجرة ینظر الینا وهو قائم کانَّ وجهه ورقة مُصحفٍ ثم تبسم یضحک فهممنا ان نفتتن من الفرح بروية النبی فنکص ابو بکر علیٰ عقبیه لیصل الصف فظن ان النبی خارج الی الصلوٰة فاشار الینا النبی ان تمو اصلاتکم وارخی السّتر[2]

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور کے مرض الموت میں ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے یہاں تک کہ پیر کا دن آ گیا اور صحابہ کرام نماز کی حالت میں صفیں باندھے کھڑے تھے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کاشانہ اقدس سے پردہ ہٹایا اور کھڑے ہو کر ہمیں دیکھنے لگ گئے۔ ایسے لگ رہا تھا کہ آپ کا چہرہ کھلے ہوئے قرآن کی طرح ہے پھر آپ تبسم فرماتے ہوئے ہنسنے لگے حضور کے دیدار کی خوشی سے ہم نے نماز توڑنے کا ارادہ کر لیا۔

حضرت ابوبکر ایڑیوں کے بل پیچھے ہوئے تا کہ صف میں شامل ہو جائیں اور گمان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لا رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنی نماز مکمل کرو اور پردہ نیچے کر دیا۔

---

1. علامہ محمد اقبال — ڈاکٹر — کلیات اقبال
2. ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری — امام — بخاری الصحیح — ج ا صفحہ ۹۴
   مسلم بن حجاج قشیری — امام — مسلم الصحیح — جلد اول کتاب الصلوٰۃ

مذکورہ حدیث سے استنباط شدہ مسائل

سیدنا صدیق اکبرؓ وہ متفق علیہ اور عظمت پناہ شخصیت تھے کہ جن کی امامت کو رسول اللہ ﷺ نے قول فعل اور تقریر سے موکد کیا۔ قول یعنی رسول اللہ ﷺ کسی چیز کا حکم دیں فعل یعنی آپ ﷺ کوئی کام کرلیں اور تقریر یعنی حضور ﷺ کے سامنے کوئی کام کیا جائے۔

تو آپ اس کو جاری رکھیں منع نہ فرمائیں جناب صدیق اکبرؓ کی عظمت وشان کا کیا کہنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ تینوں طریقوں سے ابوبکر کی امامت کو موکد کیا۔ قول کے ذریعے فرمایا ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں فعل کے ذریعہ بایں طور پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضور کے ایام علالت میں سترہ نمازیں پڑھائیں۔ اور آپ ﷺ نے مقرر رکھا۔ حضرت صدیق اکبرؓ کو یہ مقام ومرتبہ آقا کریم سے غیر مشروط رشتہ عشق ومحبت استوار کرنے سے ملا۔ علامہ اقبال اس کیفیت صدیقی کو کیسے خوبصورت انداز میں بیان کرتے ہیں۔

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری
کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری
اذاں ازل سے تیرے عشق کا ترانہ بنی
نماز اس کے نظارے کا ایک بہانہ بنی[1]

بخاری ومسلم کی اس حدیث سے دوسری بات جو آشکار ہوتی ہے وہ حالتِ نماز میں آقا کریم کی تعظیم وتوقیر ہے کیونکہ صحابہ نے قبلہ سے رخ ہٹالیا ابوبکر مصلے سے پیچھے ہٹے لیکن بایں ہمہ کسی کی نماز میں خلل واقع نہیں ہوا۔

نماز معراج کو اور حرم حریم قدس تک جب پہنچتی ہے جب حالت نماز میں آقا کریم کا عشق ہو۔

صدیقِ اکبرؓ فنائے ادبِ رسالت

سیدنا صدیق اکبرؓ کی آنکھیں حالت نماز میں سفر وحضر میں آقا کریم کے چہرے کا طواف کرتیں۔ عشق وادب کی داستان کر پڑھ کر ایمان کو تازہ کریں۔

عن سهل بن سعد الساعدی ان رسول الله ذهب الی بنی عمر و بن عوف لیصلح بینهم فحانت الصلاة فجاء المؤذن الیٰ ابی بکر فقال اتصلی

---

[1] علامہ محمد اقبال ڈاکٹر کلیات اقبال

للنّاسِ فاقيم قال نعم فصلى ابو بكر فجاءَ رسول الله ﷺ والناس فی الصلاة فتخلص حتى وقف فی الصّف فصفق الناسُ و كان ابوبكر لا يلتفت فی صلاته فلما اكثر الناس التصفيق التفت فراى رسول الله ﷺ فاشار اليه رسول الله ﷺ ان امكث مكانک فرفع ابوبكرٍ يديه فحمد الله علی ما امره به رسول الله من ذالک ثم استاخر ابوبكر حتى استوی فی الصّف وتقدم رسول الله ﷺ فصلی فلمّا انصرف قال يا ابا بكر مامنعک ان تثبت اذامرتک فقال ابوبكر ماكان لا بن ابی قحافة ان يصلی بين يدی رسول الله ﷺ [1]

حضرت سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ بنی عمرو بن عوف کے پاس تشریف لے گئے تاکہ ان کے درمیان صلح کروادیں اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا موذن حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے اور کہا اگر آپ لوگوں کو نماز پڑھادیں تو میں اقامت کہہ دوں آپ نے فرمایا ہاں پس حضرت ابوبکر صدیقؓ نماز پڑھانے لگے۔

تو اسی دوران رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے لوگ اپنی نماز میں تھے پھر آپ صفوں میں داخل ہوئے۔ پہلی صف میں جا کر کھڑے ہوئے لوگوں نے تالی کی آواز سے آپ کو متوجہ کرنا چاہا مگر چونکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہ ہوتے تھے۔ اس لئے آپ متوجہ نہ ہوئے پھر جب لوگوں نے بہت زور سے تالیاں بجائیں تو حضرت ابوبکر متوجہ ہوئے اور حضور ﷺ کو دیکھا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی۔

اور اللہ کے رسول ﷺ نے جو حکم ان کو دیا تھا اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق پیچھے ہٹے اور صف میں مل گئے رسول اللہ ﷺ آگے تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ادھر متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ اے ابوبکر جب میں نے تمہیں حکم دیا تو کس چیز نے تمہیں اپنی جگہ کھڑے ہونے سے منع کیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کی ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھائے۔

---

[1] ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری امام بخاری الصحیح ج ۱ صفحہ ۹۴

مسلم بن حجاج قشیری امام مسلم الصحیح ج ۱ کتاب الصلوٰۃ

مذکورہ حدیث سے استنباط شدہ مسائل

حضرت سیّدنا صدیق اکبرؓ حضور ﷺ کی تعظیم کی خاطر پیچھے ہٹ آئے تو حضور ﷺ نے قرأت وہاں سے شروع کی جہاں پر صدیق اکبرؓ نے نماز چھوڑی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ خیال رسول ﷺ سے نماز ٹوٹتی نہیں اور حضور ﷺ کی تعظیم سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

اور بقول انور شاہ کشمیری **وجدت هذالحديث فی احد عشر کتابا** [1]

اگر تعظیم رسالت ﷺ موجب شرک یا فسادِ نماز کا باعث ہو تو یقیناً رسول اکرم ﷺ اس سے منع فرماتے اور نماز لٹانے کا حکم دیتے۔

عاشقِ رسول ﷺ کو رب کا دیدار

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی بارگاہِ ناز میں حاضر تھے اور آقا کریم کی خوشبوئے اقدس سے اپنے مشام جان کو معطر اور آنکھوں کو دیدار فرحت آثار سے بہرہ یاب کر رہے تھے کہ دریں اثناء وفد عبدالقیس آیا وفد میں سے ایک شخص نے آپ کے شایانِ شان گفتگو نہ کی۔ آپ ﷺ اپنے پیارے صحابی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے ابوبکرؓ تم نے ان کی بات کو سنا ہے عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے سن کر ان کی بات کو سمجھ بھی لیا ہے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا انہیں اس کا جواب دو حضرت صدیقِ اکبرؓ نے انتہائی خوبصورت اور عمدہ جواب دیا۔

فقال رسول الله ﷺ یا ابا بکر اعطاک الله الرضوان الا کبر فقال له بعض القوم وما الرضوان الاکبر یا رسو الله قال یتجلی الله لعباده فی الاخرة عامه و یتجلی لا بی بکر خاصة [2]

پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوبکرؓ اللہ تعالیٰ نے تمہیں رضوان اکبر عطا کی ہے۔ لوگوں میں سے کسی نے بارگاہ نبوت میں عرض کی یا رسول اللہ رضوان اکبر کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا اللہ رب العزت آخرت میں عمومی تجلی فرمائے گا اور ابوبکر کے لئے خصوصی تجلی فرمائے گا

---

1. انور شاہ کشمیری — شیخ — عرف شذی ج ۱ صفحہ ۱۷۰
2. عبداللہ بن محمد حاکم — امام — مستدرک — ج ۲ صفحہ ۸۳

لشکر اسامہ کی روانگی کے وقت اندازِ عشق

تاریخ اسلام کا ہر طالب علم اس امر سے آشنا ہے کہ سید دو عالم ﷺ نے اپنے وصال سے چند روز پہلے جیشِ اُسامہ کی روانگی کا حکم فرمایا تھا۔ دریں اثناء مسلمانوں کو ہجر وفراق رسول ﷺ کے جاں گسل مرحلے سے گزرنا پڑا ان حالات میں بعض جلیل القدر اور تقدس مآب صحابہ نے حالات کے تناظر میں جیش اسامہ کی روانگی کو موخر کرنے اور امیر لشکر کی تبدیلی کا مشورہ دیا تو آپ نے بلا تامل اس مشورہ کو قبول کرنے سے اس ارشاد کے ساتھ انکار کر دیا۔ کہ بخدا اگر مدینہ اس طرح آدمیوں سے خالی ہو جائے کہ درندے میری ٹانگ کھینچ لائیں تب بھی میں اس مہم کو روک نہیں سکتا۔ جس کو بھیجنے کا رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے۔ چنانچہ لشکر اسامہ روانہ ہوا اور چشم فلک پیر نے یہ منظر دیکھا کہ نوجوان میر لشکر کے گھوڑے کی رکاب تھامے خلیفہ المسلمین حکم رسول ﷺ پر لبیک کا بے نظیر مظاہرہ کر رہے ہیں۔ [1]

وصال کا سبب

سیدنا صدیق اکبرؓ کی ساری زندگی عشق رسول کریم ﷺ کا آئینہ دار ہے۔ دل محبت رسول ﷺ سے لبریز ہے۔ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ ہمہ وقت حضور ﷺ کے دیدار فرحت کے آثار سے لطف اندوز ہوتے تا آنکہ آقا کریم دنیا سے پردہ کر گئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں حضور ﷺ کے فراق میں روز بروز لاغر اور مضمحل ہوتے رہے اور یہی جدائی اور فرقت انکی موت کا سبب بنی، کان سبب موت ابی بکر الکمد علی رسول اللہ فما زال جسمہ یحوی حتی مات

ابوبکر کی موت کا سبب غمِ وصال نبی ہے یہی وجہ ہے کہ فراق میں آپ کا جسم نہایت ہی کمزور ہو گیا تھا حتیٰ کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔

---

[1] بشیر احمد صدیقی ڈاکٹر تجلیات رسالت

دوست کو دوست سے ملا دو

اللہ تعالیٰ نے سیدنا صدیقِ اکبرؓ کے عشق وشوق ملاقات کو بایں طور شرف باریابی عطا کی ۔آپ نے وصال کے وقت وصیت کی میری وفات کے وقت میری میت در دولت حبیب کے پاس لے جانا میرا فیصلہ ان کے سپرد کر دینا۔اگر منظوری ہو جائے تو ٹھیک ورنہ کسی اور جگہ دفن کر دینا۔آپ کی وصیت کے مطابق صحابہ آپ کی میّت کو درِ دولتِ رسالت ﷺ پر لائے۔پس سچے عاشق کے آنے کی دیر تھی دروازہ کھلا آواز آئی۔

ادخلوا الحبیب الی الحبیب [1]

دوست کو دوست کے پاس داخل کر دو......

قبر میں آپ کو دائمی رفاقت ملی کہ اب جدائی کا تصور ممکن نہیں۔

---

[1] فخر الدین رازی امام تفسیر کبیر ج ۵ صفحہ ۴۶۵

چوتھا باب

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
غیر مسلموں کی نظر میں

خوشتر آں باشد کے سرِّ دلبراں

گفتہء آید در حدیثِ دیگراں

عیسائی علمائے بالعموم اور مستشرقین نے بالخصوص اسلامی تعلیمات اور شخصیات پر بہت کچھ لکھا ہے لیکن اکثر مقامات پر انہوں نے کتمان حق کیا اور تاریخی حقائق کے روئے تاباں کو مسخ کرنے کی سعی نامسعود کی ہے مگر بایں ہمہ انہوں نے سیدنا صدیق اکبرؓ کی شخصیت کو بڑے واشگاف انداز سے عقیدت کا خراج پیش کیا۔ان مفکرین میں سے بعض کا خراج نذر قرطاس ہے ۔تاکہ میرے قارئین اپنے اسلاف کی عظمت سے بہرہ ور ہوسکیں۔

ای۔آئی۔جے روزنتھال

حضرت ابوبکر صدیقؓ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ تھے انہوں نے اپنی ذاتی اور عوامی زندگی میں پیغمبر اسلام کی پوری متابعت کی۔

(اسلام دی ماڈرن نیشنل سٹیٹ)

ٹی۔ڈبلیو۔آرنلڈ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک امیر تاجر تھے ان کے اعلیٰ کردار اور قابلیت کی بنا پر لوگ انکا بہت احترام کرتے تھے۔اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے زیادہ حصہ ان لوگوں کو خریدنے میں صرف کیا جن کو کفار اذیتیں دیتے تھے۔

(دی پریچنگ آف اسلام)

ڈاکٹر اندری سردیر

حضرت ابوبکرؓ منصبِ خلافت کے لئے موزوں ترین آدمی تھے۔ان کے مزاج میں انتہا درجے کی سادگی تھی۔انتہائی بلند مقام پر فائز المرام ہونے کے باوجود فقیرانہ زندگی بسر کی۔جب وہ قریہ موت میں گئے تو وراثت میں کپڑوں کا ایک جوڑا ایک غلام ایک اونٹ چھوڑا وہ صحیح معنوں میں سعید الفطرت صوفی تھے۔

(اسلام اینڈ دی سائیکالوجی آف دی مسلم)

جہاں پاتا رہے گا نور جن سے
وہ قندیلیں ہیں افکارِ ابوبکر

حضرت سیّدنا صدیقِ اکبرؓ کے حکمت سے لبریز جملے جو ایک طرف ادب کا عظیم شاہکار ہیں تو دوسری طرف جملوں کی بندش تناسب ایجاز اور اسلوب سے آشکارا ہے کہ بات کہنے والا ضرور مکتب رسالت کا طالب علم رہا ہے اس گُل صد برگ کی چند پتیاں۔

گُلشن صدیقی کے چند پھول اور معدن دانشِ صدیقی کے چند جواہر پارے نذرِ قرطاس ہیں۔ انہی پھولوں سے گُلستانِ ایمان میں بہار اور بزمِ یقین میں روشنی ہے۔

۱۔ جس پر نصیحت اثر نہ کرے اس کا دل ایمان سے خالی ہوتا ہے۔

۲۔ جوان کا گناہ بھی اگرچہ برا ہے لیکن بڑے کا گناہ بدتر ہے۔

۳۔ دولت آرزو کرنے سے حاصل نہیں ہوتی۔

۴۔ بالوں کو خضاب لگا کر جوانی حاصل نہیں ہوتی۔

۵۔ زبان کو شکوہ اور شکایت سے روکو خوشی کی زندگی عطا ہوگی۔

۶۔ اگر میرا ایک پاؤں جنت میں ہو اور دوسرا اس سے باہر تو بھی میں اپنے آپ کو اللہ کے غضب سے محفوظ تصور نہیں کرتا۔

۷۔ اس دن پر رو جو تیری عمر سے گزر گیا اور اس میں نیکی نہیں کی۔

۸۔ مومن کو اتنا علم کافی ہے کہ اللہ عزوجل سے ڈرتا رہے۔

۹۔ عمل بغیر علم کے سقیم و بیمار اور علم بغیر عمل کے عقیم بے کار ہے۔

۱۰۔ کسی مسلمان کو حقیر نہ جانو۔

۱۱۔ چھوٹا سا مسلمان بھی خدا کے نزدیک بڑا ہے۔

۱۲۔ ہم نے بزرگی تقویٰ میں بے نیازی یقین میں اور عزت تواضع میں دیکھی۔

۱۳۔ بوڑھا توبہ کرے تو خوب ہے اور جوان توبہ کرے تو خوب تر ہے۔

۱۴۔ شریف جب علم پڑھتا ہے تو متواضع ہو جاتا ہے۔

۱۵۔ علم کے سبب کسی نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا مگر مال کے سبب بہت سے لوگوں نے خدائی کا دعویٰ کیا۔

تمت بالخیر

علامہ حضرت محمد زبیر احمد کی دیگر کتب